زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے 27 اکتوبر 2025ء کی صبح گیارہ بجے کراچی میں منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جناب جمیل احمد	چیئرپرسن اور گورنر اسٹیٹ بینک
جناب سلیم اللہ	ڈپٹی گورنر
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر
جناب محمد علی ملک	ایگزیکٹو ڈائریکٹر
جناب نجف یاور خان	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب فواد انور	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر حامد مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب فیاض الرحمٰن	کارپوریٹ سیکریٹری

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 26ء کے امکانات

1۔ عملے نے زری پالیسی کمیٹی کو 15 ستمبر 2025ء کو منعقدہ اجلاس کے بعد حالیہ عالمی اور ملکی معاشی پیش رفتوں کے متعلق آگاہ کیا۔ کمیٹی کو بیس لائن پیش گوئیوں میں استعمال کیے گئے اہم مفروضات سمیت کلیدی معاشی اظہاریوں کے ابھرتے ہوئے رجحانات کے جائزے اور تجزیے پیش کیے گئے۔

2۔ عالمی پیش رفتوں اور رجحانات کے بارے میں اسٹاف نے بتایا کہ تجارتی ٹیرف سے متعلق غیر یقینی صورت حال میں بڑی حد تک کمی آئی ہے، تاہم امریکہ اور چین کے تجارتی مذاکرات میں تجارتی کشیدگی کے دوبارہ پیدا ہونے کا خطرہ موجود ہے۔ اسٹاف نے آگاہ کیا کہ تیل کی عالمی قیمتوں میں 4.1 فیصد کمی آئی ہے؛ دھاتوں کی قیمتیں اپنی گذشتہ سطح پر برقرار رہیں، جبکہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے زرعی اجزا کے نرخوں میں 3.0 فیصد کمی آچکی ہے۔ ستمبر 2025ء میں ترقی یافتہ معیشتوں کی عمومی مہنگائی میں کمی دیکھی گئی، جبکہ ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈیلیوایز) میں یہ بڑھ گئی۔ ستمبر 2025ء میں نصف مرکزی بینکوں نے پالیسی ریٹس میں کٹوتی کا فیصلہ کیا، جبکہ اکتوبر 2025ء میں انہوں نے ایک بار پھر محتاط طرزِ فکر اختیار کیا، اور بیشتر نے پالیسی ریٹس کو کسی تبدیلی کے بغیر اسی سطح پر برقرار رکھا۔ اسٹاف نے آئی ایم ایف کی جانب سے 2025ء اور 2026ء کے متعلق اپنے حالیہ عالمی اقتصادی منظرنامے (اکتوبر 2025ء) میں عالمی جی ڈی پی کی نمو اور مہنگائی کے امکانات میں ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہ کیا۔ خصوصاً، 2026ء کے لیے عالمی نمو اور مہنگائی کی پیش گوئیاں کافی حد تک کسی تبدیلی کے بغیر برقرار رہی ہیں۔ تاہم اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں اور ترقی یافتہ معیشتوں دونوں کے تجارتی امکانات میں بہتری آئی ہے۔ امریکہ کی جانب سے بلند ٹیرف کا سامنا کرنے کے باوجود چین کی برآمدات لچکدار رہیں، کیونکہ امریکہ کے علاوہ بھی کئی دیگر ممالک کو برآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔ عملے نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان کا ریاستی خطرے کا پریمیم بھی کافی معتدل ہوگیا ہے، جس سے عالمی شرح سود میں اعتدال کے بعد عالمی سرمایہ منڈیوں تک آسان رسائی کا موقع ملے گا۔

3۔ اس کے بعد اسٹاف نے سیٹلائٹ اور دیگر روایتی بلند فریکوینسی کے حامل معاشی سرگرمی کے اظہاریوں کو استعمال کرتے ہوئے حقیقی شعبے کے رجحانات پیش کیے۔ ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے سیلاب کے اثرات میں خاصی کمی آچکی ہے، جبکہ سرکاری جائزوں سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ فصلوں کو پہنچنے والے نقصانات 2022ء کے سیلاب کے مقابلے میں خاصے کم ہیں۔ مزید برآں، خریف کی اہم فصلوں کے لیے وفاقی کمیٹی برائے زراعت کے ابتدائی تخمینے پچھلی توقعات کے مقابلے میں بہتر

رہے۔ بلند فریکوینسی والے اظہاریوں پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے اس بات کو اجاگر کیا کہ رات کے وقت روشنی کی شدت اور گیس اخراج کے ڈیٹا سے مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صرف اور مینوفیکچرنگ کی سرگرمیوں میں سازگار رجحانات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اسی طرح، اس مدت کے دوران نجی شعبے کے قرضوں، گاڑیوں کی فروخت، سیمنٹ اور پیٹرولیم، تیل اور لبریکینٹس سمیت بلند فریکوینسی والے دیگر اظہاریوں میں بھی مضبوط نمو ہوئی۔ ان رجحانات کی عکاسی مالی سال 26ء کے ابتدائی دو مہینوں میں بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم) میں 4.4 فیصد (سال بسال) توسیع سے ہوتی ہے، جس میں اہم ذیلی شعبوں کی مضبوط نمو نے کردار ادا کیا ہے۔ اجناس کے پیداواری شعبوں میں ان پیش رفتوں سے توقع ہے کہ خدمات کے شعبے کی سرگرمیاں مزید بڑھیں گی۔

4۔ حقیقی شعبے کے منظرنامے پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ خدشات کے برعکس حالیہ سیلابوں کے اثرات کم رہے جس کی وجہ سے مالی سال 26ء کے لیے بحیثیتِ مجموعی نمو کے امکانات بہتر ہوئے ہیں۔ بالخصوص زرعی شعبے کا منظرنامہ بہتر ہوا ہے کیونکہ حالیہ سیلاب سے خریف کی فصلوں کو کم نقصان پہنچنے اور بہتر ابتدائی حالات کی وجہ سے ربیع کی فصلوں کے امکانات بہتر معلوم ہوتے ہیں۔ زراعت میں توقع سے زیادہ نمو اور معیشت کے دوسرے شعبوں پر اس کے اثرات کے پیش نظر اب تخمینہ یہ ہے کہ حقیقی جی ڈی پی کی نمو سابقہ پیش گوئی 3.25 فیصد سے 4.25 فیصد کے بالائی نصف میں رہے گی۔ بعد ازاں اسٹاف نے ان امکانات کو لاحق خطرات پر روشنی ڈالی، جن کا تعلق عمومی طور پر غیر یقینی عالمی اقتصادی ماحول اور اجناس کی قیمتوں کے منظرنامے سے ہے۔

5۔ بیرونی شعبے میں حالیہ پیش رفت کے بارے میں اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ ستمبر 2025ء میں کرنٹ اکاؤنٹ 110 ملین ڈالر سے سرپلس رہا، چنانچہ مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ 594 ملین ڈالر تک محدود رہا۔ مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی کا خسارہ کمیٹی کی توقعات کے مطابق تھا۔ اگرچہ برآمدات میں معتدل اضافہ ہوتا رہا، تاہم درآمدات نسبتاً تیزی سے بڑھیں جس سے تجارتی خسارہ بڑھ گیا۔ اسی دوران، کارکنوں کی ترسیلات زر مستحکم رہیں۔ مجموعی طور پر برآمدات میں مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں 6.5 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ یہ بنیادی طور پر بلند اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل اور دیگر برآمدات (ماسوا بلند اضافہ قدر سے عاری ٹیکسٹائل اور چاول) کی وجہ سے تھا۔ جبکہ چاول نے برآمدات کی نمو میں منفی کردار ادا کیا کیونکہ اس کی برآمدی مقدار اور فی اکائی قیمتوں میں خاصی کمی آئی۔ معاشی سرگرمیوں میں آنے والی بہتری کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوئے درآمدات میں مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں 8.3 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 25ء کی پہلی سہ ماہی میں 15.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ درآمدات میں اضافہ بنیادی طور پر غیر تیل درآمدات بڑھنے سے ہوا جبکہ تیل کی درآمد کم رہی، جس کی وجہ ایل این جی کی درآمدات میں کمی اور تیل کی عالمی قیمتوں میں سازگار صورتحال تھی۔ کارکنوں کی ترسیلات مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بھی مضبوط رہیں، اور سال بسال 8.4 فیصد کی شرح سے بڑھیں۔ توقع ہے کہ یہ آگے بھی مستحکم رہیں گی۔ کمیٹی کو بتایا گیا کہ مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں مالی کھاتہ کمزور ہوا کیونکہ عرصیت پوری کرنے والے یوروبانڈ کی ادائیگی کی گئی تھی۔

6۔ بیرونی شعبے کے منظرنامے کے حوالے سے یہ محسوس کیا گیا کہ کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں بہتری کی توقع ہے کیونکہ برآمدات اور درآمدات پر سیلاب کا اثر سابقہ تخمینے کے مقابلے میں کم رہا۔ مالی سال 26ء میں برآمدات میں معمولی کمی متوقع ہے جس کی وجہ چاول کی برآمدات سے ہونے والی آمدنی میں کمی اور بڑھتی ہوئی مسابقت کی وجہ سے بلند اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل کی برآمدی مقدار میں آنے والا اعتدال ہے۔ مزید برآں، مالی سال 26ء میں درآمدات کی شرح کم رہنے کا امکان ہے کیونکہ سیلاب کا اثر خدشات کے مقابلے میں کم رہا۔ مجموعی تجارتی خسارہ سابقہ تخمینے سے کم رہنے کی توقع ہے۔ ترسیلات زر میں سابقہ تخمینے سے معمولی اضافے کا امکان ہے، کیونکہ ماضی میں قدرتی آفات کے بعد ترسیلات میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ بحیثیتِ مجموعی مالی سال 26ء میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ سابقہ تخمینے یعنی جی ڈی پی کے صفر سے ایک فیصد کی حد میں ہی رہے گا۔ اگر زیرِ منصوبہ سرکاری رقوم حاصل ہوگئیں تو اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر دسمبر 2025ء تک تقریباً 15.5 ارب ڈالر تک، اور جون 2026ء تک تقریباً 17.8 ارب ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے۔ کمیٹی نے مالی سال 26ء کے لیے بیرونی شعبے کے منظرنامے پر پڑنے والے ممکنہ خطرات کا بھی جائزہ لیا، جن میں تیل کی قیمتوں میں ردوبدل، کارکنوں کی ترسیلات کی بنیادی سطح سے زیادہ آمد اور زیرِ منصوبہ بند مالی رقوم کا نہ آنا جیسے عوامل شامل ہیں۔

7۔ مالیاتی شعبے کی پیش رفت کے حوالے سے اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ مالی سال26ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی توازن کا سرپلس جی ڈی پی کا1.6 فیصد ہو گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے 1.7 فیصد سرپلس سے قدرے کم ہے۔ اسی طرح، بنیادی توازن کا سرپلس بھی مالی سال26ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑھ کر جی ڈی پی کا2.7 فیصد ہو گیا جو مالی سال25ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.8 فیصد تھا۔ مضبوط مالیاتی کارکردگی کی بڑی وجہ اسٹیٹ بینک کے منافع کی حکومت کو منتقلی تھی۔ اسٹاف نے واضح کیا کہ اسٹیٹ بینک کے منافع کو ایڈجسٹ کرنے کے بعد بھی مالیاتی توازن گذشتہ سال کے مقابلے میں بہتر دکھائی دیا۔ مالی سال26ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں اپنے ہدف سے 198 ارب روپے کم رہیں، جن میں تمام تر کمی بلاواسطہ ٹیکس اور سیلز ٹیکس سے آئی۔ مالیاتی شعبے کے منظرنامے کے لحاظ سے، اسٹاف نے بتایا کہ مالیاتی یکجائی جاری رہنے کی توقع ہے اور گذشتہ ایم پی سی اجلاس کے مقابلے میں مالی سال26ء کے دوران ابتدائی اور مالیاتی توازن میں بہتری متوقع ہے حالانکہ سیلاب سے متعلق رکاوٹیں موجود ہیں۔ مزید برآں، بجٹ میں مختص ایمرجنسی فنڈز سیلاب متاثرین کی امدادی سرگرمیوں کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔ کمیٹی نے مالی سال26ء کے لیے مالیاتی شعبے کے منظرنامے کو درپیش ممکنہ خطرات کا بھی جائزہ لیا، جن میں توقع سے زیادہ ترقیاتی اخراجات اور سرکلر ڈیٹ سے متعلق سبسڈیز میں اضافہ شامل ہیں۔

8۔ زری شعبے میں ہونے والی پیش رفت کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا کہ زرِ وسیع (M2) کی شرح نمو 10 اکتوبر 2025ء تک کم ہو کر 12.3 فیصد سال بہ سال ہو گئی، جو 29 اگست 2025ء کو 13.4 فیصد تھی۔ اگرچہ زرِ وسیع کی نمو میں خالص بیرونی اثاثوں کا حصہ مستحکم رہا، تاہم خالص ملکی اثاثوں کا حصہ کم ہو گیا، کیونکہ بینکوں کی جانب سے نان بینک مالی اداروں کو دیے جانے والے قرضے میں نمایاں کمی آئی اور خالص میزانیہ قرض گیری محدود رہی۔ زرِ وسیع کے واجبات کے لحاظ سے، کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ زیرِ گردش کرنسی گذشتہ زری پالیسی جائزے کے 10.5 ٹریلین روپے سے بڑھ کر موجودہ مدت میں 10.8 ٹریلین روپے ہو گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈپازٹس میں کمی نے کرنسی تا ڈپازٹ تناسب کو بڑھا دیا، جو 29 اگست 2025ء کے 36.1 فیصد سے بڑھ کر 10 اکتوبر 2025ء تک 37.6 فیصد ہو گیا۔ یہ سابقہ پالیسی ریٹ میں کی گئی کمی کے اثرات کی جزوی عکاسی کرتا ہے۔ زرِ محفوظ کی شرح نمو 10 اکتوبر 2025ء تک 15.3 فیصد (سال بہ سال) تک کم ہو گئی، جبکہ 29 اگست 2025ء کو یہ 17.5 فیصد تھی، اگرچہ حالیہ مہینوں میں یہ ایک بلند سطح پر رہی تھی۔ اس کمی کی وجہ خالص ملکی اثاثوں میں کمی تھی، جب کہ خالص بیرونی اثاثوں کا حصہ بلند رہا، جس کی بنیادی وجہ سونے کی باز قدر پیمائی سے حاصل ہونے والے فوائد تھے۔

9۔ یہ بھی بتایا گیا کہ نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں 10 اکتوبر 2025ء تک 17 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی جبکہ 29 اگست 2025ء تک یہ 13.5 فیصد تھی۔ یہ بہتری مالی حالات میں نرمی، جاری مالیاتی یکجائی اور اقتصادی سرگرمیوں میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔ تاہم، توقع ہے کہ دسمبر 2025ء میں قرضوں کی یہ نمو معتدل ہو جائے گی کیونکہ گذشتہ برس اے ڈی آر سے متعلق ٹیکس پالیسی کی تعمیل کے باعث قرضوں میں معمول سے زیادہ اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔ اب تک جاری سرمائے کے قرضوں اور معین سرمایہ کاری قرضوں دونوں نے نجی شعبے کے قرضوں میں وسیع البنیاد اضافے میں حصہ ڈالا۔ اہم قرض گیر شعبوں میں ٹیکسٹائل، تھوک اور خردہ ہول تجارت، کیمیکلز اور ٹیلی مواصلات شامل ہیں۔ مزید برآں، مالی حالات میں بہتری نے صارفی مالکاری میں اضافے کی بھی راہ ہموار کی، خاص طور پر آٹو فنانسنگ اور کریڈٹ کارڈز میں۔

10۔ اسٹاف نے مہنگائی کے حالیہ رجحانات اور پیش رفت پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ ستمبر 2025ء میں مہنگائی بڑھ کر 5.6 فیصد (سال بسال) تک پہنچ گئی، جو اگست 2025ء میں 3.0 فیصد تھی۔ اسٹاف نے مہنگائی میں اس اضافے کو غذائی اشیا اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے سے منسلک کیا۔ ستمبر 2025ء میں گندم اور اس سے منسلکہ مصنوعات کی قیمتوں میں خاصا اضافہ دیکھا گیا۔ تاہم، صارف اشاریہ قیمت (CPI) کی باسکٹ میں درج قیمتیں حساس اشاریہ قیمت (SPI) باسکٹ سے کافی حد تک کم تھیں، جو آگے جاکر مہنگائی میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے۔ تلف پذیر غذائی اشیا کی قیمتوں میں، جو جزوا رسدی رکاوٹوں کی وجہ سے بڑھیں، اضافے کے باوجود سیلابی اثرات کی توقعات سے کم رہیں۔ البتہ، حساس اشاریہ قیمت کے اعداد و شمار کے بلند تعدّد (high frequency) سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسدی زنجیر میں رکاوٹوں کے باعث اکتوبر کے اختتام تک کچھ تلف پذیر غذائی اشیا کی قیمتیں دوبارہ بڑھ گئیں۔ مزید برآں، توانائی ٹیرف میں ایندھن کی لاگت میں ردّوبدل، ایندھن کی قیمتیں بڑھنے اور پست اساسی اثر کے باعث توانائی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ علاوہ ازیں، ستمبر 2025ء میں قوزی مہنگائی گذشتہ ماہ کی 7.3 فیصد سطح پر برقرار رہی۔

11۔ مہنگائی کے منظر نامے کے بارے میں، کمیٹی کو بتایا گیا کہ سیلاب کے توقع سے کم اثرات اور عالمی اجناس کی موافق قیمتوں نے قریب مدتی مہنگائی کے منظر نامے کو بہتر بنایا ہے۔ اب تخمینہ لگایا گیا ہے کہ سابقہ پیش گوئیوں کی نسبت مالی سال 26ء کی دوسری ششماہی میں مہنگائی چند ماہ کے لیے 5 سے 7 فیصد کے ہدف کی حد سے تجاوز کر جائے گی، جو بعد ازاں مالی سال 27ء میں ہدفی حد میں واپس آ جائے گی۔ یہ منظر نامہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، توانائی کی زیرِ انتظام قیمتوں میں غیر متوقع تبدیلیوں، اور غذائی مہنگائی، بالخصوص گندم اور تلف پذیر غذائی اشیا کی قیمتوں میں اضافے سے پیدا ہونے والے متعدد خطرات پر منحصر ہے۔

مالی بازار اور انتظام ذخائر

12۔ اسٹاف نے زری پالیسی کے نفاذ کے حوالے سے بتایا کہ زیر جائزہ مدت کے دوران شبینہ ریپو ریٹ اوسطاً 11.28 فیصد رہا، جو 11.0 فیصد کے ہدف سے تھوڑا سا زیادہ ہے۔ اسٹیٹ بینک کی اوسط سیالی معاونت، جو بنیادی طور پر روایتی بینکوں کو فراہم کی جاتی ہے، زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ جائزہ مدت میں 13.25 ٹریلین روپے سے کم ہو کر موجودہ جائزہ مدت کے دوران 12.80 ٹریلین روپے رہ گئی۔

13۔ اسٹاف نے آگاہ کیا کہ پالیسی ریٹ کو برقرار رکھے جانے کے بعد، زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد خطِ یافت کے قلیل مدتی سرے میں 10 سے 20 بی پی ایس کا معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ تاہم، بلند عرصیتوں والی خطِ یافت میں تھوڑی سی کمی دیکھی گئی۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ایم ٹی بیز میں خالص واپسی ہوئی کیونکہ حکومت نے مارکیٹ کی بھرپور شرکت کے باوجود مقررہ ہدف سے کم رقم قبول کی۔

14۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے، اسٹاف نے بتایا کہ حکومت نے رواں شرح پی آئی بیز کے لیے اعلان کردہ ہدف سے کم پیشکشیں قبول کیں، جبکہ معین شرح پی آئی بیز کے معاملے میں پیشکشوں کی قبولیت زیادہ نمایاں تھی۔ یہ امر معین شرح پر طویل مدتی عرصیتوں کے لیے قرض گیری کی جانب بدستور منتقلی کا اشارہ ہے۔ حکومتی خاکۂ قرض پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، مطلع کیا گیا کہ واجب الادا قرضوں کا خاکۂ عرصیت زری پالیسی کے گذشتہ جائزے کے دوران دیکھی گئی سطح کے قریب رہا۔ حکومت کے تقریباً 54 فیصد تمسکات کی عرصیت 3 سال سے زیادہ ہے، جبکہ حکومتی تمسکات کا بقایا اسٹاک، اکتوبر 2025ء میں قدرے بڑھ گیا جبکہ ستمبر 2025ء میں خالص واپسی اور اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی کی وجہ سے کم ہو گیا تھا۔

15۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ ریاستی (sovereign) یافتوں اور تفاوت میں بہتری کا سلسلہ جاری رہا جو ملک کی بیرونی صورتحال میں مزید بہتری کی عکاسی کرتا ہے۔

16۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے زرِمبادلہ مارکیٹ میں پاکستانی روپے کی قدر ڈالر کے مقابلے میں 0.2 فیصد بڑھی۔ اس کے ساتھ ساتھ، زیرِ جائزہ مدت کے دوران دیگر اہم کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر انڈیکس کی قدر میں 1.7 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ مزید برآں، پاکستان نے یورو بانڈز کی مد میں 500 ملین ڈالر کی ادائیگی کی جبکہ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کا سلسلہ جاری رہا۔

ماڈل پر مبنی جانچ

17۔ اسٹاف نے کمیٹی کو پالیسی ریٹس کی متبادل سمتوں پر مبنی مہنگائی کے تخمینوں سے آگاہ کیا۔ اس کے علاوہ اسٹاف نے تیل کی عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ کے مختلف مفروضات پر مبنی مہنگائی کے مشروط تخمینے بھی پیش کیے۔

18۔ معاشی پیش رفتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی نے مختلف منظر ناموں کے تحت مہنگائی کو ہدف کی حد میں رکھنے کے لیے موجودہ زری پالیسی مؤقف پر تبادلہ خیال کیا۔

زری پالیسی کے لیے اسٹیٹ بینک سرویز کے نتائج

19۔ اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو موجودہ اقتصادی حالات اور منظر نامے سے متعلق اکنامک ایجنٹس نیٹ ورک (EAN) سے حاصل کردہ معلومات کے بارے میں آگاہ کیا۔ اسٹاف نے تبادلہ خیال کیا کہ زرعی شعبے پر سیلاب کے اثرات کی شدت ابتدائی اندازوں کے مقابلے میں کم تھی۔ خاص طور پر، کپاس، چاول اور گنے کی فصلوں میں سیلاب کے نقصانات کم تھے اور کاشت کار بہتر پیداوار کے حوالے سے پُر امید تھے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ربیع کے سیزن کے لیے زراعت کا منظر نامہ بہتر ہوا ہے۔ قیمتوں میں اضافہ مثبت طور پر گندم کی بوائی کے منظر نامے کی حمایت کر رہا ہے؛ تاہم، کاشت کار حکومت کی جانب سے اعلان کردہ متوقع قیمتیں فصل کی کٹائی کے وقت تک برقرار رہنے کے حوالے سے محتاط تھے۔ اس کے علاوہ، کاشت کاروں کی گنے اور مکئی کی کاشت میں دلچسپی بھی بڑھ گئی ہے۔ مزید برآں، صنعتی شعبے کے منظر نامے میں بہتری کا سلسلہ جاری رہا جبکہ برآمدی کمپنیاں مالی سال 26ء کے لیے پُر امید ہیں۔

20۔ اسٹاف نے اکتوبر 2025ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے مختلف سروے کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ کمیٹی کو بتایا گیا کہ سیلاب کے اثرات کے باوجود اکتوبر 2025ء میں صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات میں کمی آئی۔ یہ بھی بتایا گیا کہ اعتمادِ صارف کے تازہ ترین اعداد و شمار نے مہنگائی کی توقعات کے سروے کے نتائج کے مطابق بہتری ظاہر کی۔ مزید برآں، ستمبر 2025ء میں معتدل رہنے کے بعد، اکتوبر 2025ء میں کاروباری اداروں کے اعتماد کی سطح میں بھی بہتری آئی۔

21۔ اسٹاف نے اکتوبر 2025ء کے دوران پیشہ ور فورکاسٹرز کے سروے کے نتائج کے بارے میں بھی بریفنگ دی۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ بنیادی طور پر سیلاب کے اثرات کی وجہ سے، فورکاسٹرز نے مہنگائی کے حوالے سے اپنی قلیل اور وسط مدتی پیش گوئی پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس میں معمولی اضافہ کیا ہے، جبکہ نمو کے حوالے سے ان کا نقطہ نظر گذشتہ سروے کے مقابلے میں بہتر ہوا ہے۔

زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ:

22۔ زری پالیسی کمیٹی نے آٹھ میں سے سات ارکان کے ووٹوں کی اکثریت کے ساتھ پالیسی ریٹ کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا، جبکہ ایک رکن نے پالیسی ریٹ 50 بیسس پوائنٹس کم کرنے کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ بغیر کسی تبدیلی کے برقرار رکھا جاتا ہے ۔
- زری پالیسی بیان اکتوبر 2025ء منظور کیا جاتا ہے ۔